منقبت بی بی فاطمہ زہراؑ

آسیہؑ مریمؑ حوّاؑ سارہؑ سب ہیں کنیزیں زہراؑ ملکہ
اُن کا خزانہ شرم کا زیور اِن کے سر پر تاج حیا کا

باپ نبیؐ نبیوں کے آقا بیٹے ہیں سردار جناں کے
خود ہیں یہ مخدومہِ عالم شوہر والی کون و مکاں کا

ابرِ کرم ہے جس کا سایہ جس کا لقب ہے اُمِّ ابیہہ
اپنے بچوں کی طرح سے جس نے خدا کے دین کو پالا

جس کا ہر اِک لفظ ہے آیت جس کی ہر ایک بات مشیعت
یہ قرآن ہے جس کا پارہ جو ہے خدا کے نور کا پارا

چہرہِ عصمت کی رعنائی عینِ خدا کی یہ بینائی
حکم ہے اس کا حکمِ الٰہی رُتبہ ہے نبیوں سے اعلیٰ

فاطمہ زہراؑ کی صورت کی کرتا ہے قرآن تلاوت
خود کرتا ہے بہرِ عبادت کعبہ طوافِ خانہِ زہراؑ

اس کی مرضی رب کی مرضی اس کا گھر ہے جنتِ ارضی
نقشِ قدم ہیں سجدہ گاہیں نعلینیں نبیوں کا عمامہ

جس نے فاقوں میں دن کاٹے گھر جنت کے بھیک میں بانٹے 393
جس کی سخاوت کے گن گائے دونوں جہاں کو پالنے والا

سورج جس کے گھر کا دیا ہے روشن چاند کو جس نے کیا ہے
تارے جس کے در کے گداگر جس نے دیا گوہر کو اُجالا

منقبت

نہ حسنؑ کی کوئی مثال ہے نہ حسینؑ سا کوئی اور ہے
نہ ہے مرتضٰیؑ کوئی دوسرا نہ ہی سیدہؑ کوئی اور ہے

نیا چہرہ دیکھ کے بزم میں یہ گماں ہوا کہ اصیل ہے
وہ علیؑ کے ذکر پہ جب تپا میں سمجھ گیا کوئی اور ہے

وہ علیؑ ہے شیرِ خدا بھی ہے جو ڈٹا ہوا ہے محاذ پر
جو اُچھل رہا ہے پہاڑ پر وہ بشر نما کوئی اور ہے

یہ جو یارِ غار کا واقعہ تو ہنسی ہنسی میں سنا گیا
ارے بے حیا ذرا شرم کر یہ تو واقعہ کوئی اور ہے

جو علیؑ کے ذکر پہ جل گیا اُسے مومنوں میں نہ ڈھونڈیئے
یہاں جلنے والا کوئی نہیں وہ جلا بھنا کوئی اور ہے